بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میخائل گورباچوف

ایک ڈرامائی معرکۂ اقتدار اور واردات کا نیا انداز

گذشتہ دنوں رُوس کے صدر میخائل گورباچوف کے ساتھ ہونیوالے ڈرامائی معرکۂ اقتدار اور اس کے نتیجے میں پیش آ والی تازہ ترین صورتحال نے پوری دنیا کو حیران و ششدر کر دیا ہے، مگر مسلمانوں کیلئے اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں حا ادر انقلابات اپنی تمامتر کیفیات کے ساتھ ربّ قدیر کے ہاتھ میں ہیں۔ دنیا کی سُپر پاورز، سربراہان مملکت اور حاکمان وق اپنے اپنے نقشے مرتب کرتے ہیں مگر نقاش ازل اور کاتب تقدیر اپنے نقشے تشکیل دیتا ہے۔

کائنات کا ارتقاء اور اقوام وملل کی تاریخ شاہد ہے کہ حاوی نقشہ وہی ہوتا ہے جو کاتب تقدیر کا قلم بناتا اور فیصلے بھی وہی نافذ ہوتے ہیں جو عرش پر کیے جاتے ہیں۔

ظلم و بربریت، درندگی و بہیمیت اور بدترین فسطائیت کے علمبردار نظام کمیونزم کی مضبوط اور مستحکم عمارت آ دھڑام سے آگری ہے۔ بظاہر روس کی فولادی قوت، نظریاتی پختگی اور سیاسی عظمت تاراج ہو گئی ہے۔ جہا کا پردہ چاک ہوا چاہتا ہے کہ مغرب سمیت پوری دُنیا کو چیلنج کرنے والے خود اپنے فرسودہ نظریات، خدا بیزار اور باطل کی ابتری سے مار کھا گئے۔ کٹر کمیونسٹ اور مارکس نواز قوتوں نے دم واپسیں میں بھی گورباچوف کو ہٹانے کی صورت میں اپنی بساط بھر کوشش ضرور کی کہ شاید زندگی کی کوئی رمق محفوظ کی جا سکے، مگر یہ اقدام بھی کمیونزم کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا ؏

اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

اور اب رُوسی جمہوریاؤں کی تحریکات آزادی ایک تاریک دور کے خاتمے اور نئے دور کا نقطۂ آغاز ثابت ہور ہیں۔ خود گورباچوف اپنے مؤقف میں پہلے سے زیادہ مضبوط اور پرعزم ہیں، کمیونسٹ پارٹی توڑنے کے بعد لینن، مارکس او کمیونزم کے تمام پیشرؤں کی مورتیوں کو قوم نے حد درجہ ذلت و تحقیر سے ٹھکرایا اور لاتیں مار مار کر توڑ دیا ہے۔

رُوس میں پیش آنے والے اِن نئے حالات اور سیاسی انقلابات پر امریکہ اور اس کے حلیفوں کی طرح پاکستا سمیت تمام اسلامی ممالک میں اس پر حد سے بڑھ کر خوشی و مسرّت اور مسلمانوں کی جانب سے اسے عالم اسلام کے مستقبل کے لیے ایک خوش آئند صورتحال قرار دیا جا رہا ہے۔

۔۔۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ۔۔۔ ہمارے نزدیک غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں زبردست اور عبرتناک شکست کھانے کے بعد رُوس نے عالم اسلام کو ہڑپنے کے ارادے تبدیل نہیں کیے، عزم میں پسپائی اختیار نہیں کی،

صورتاً عملی پسپائی اور کھسیانی ادائیں اپنا کر صرف واردات کا انداز بدلا ہے۔ وہ اپنا پرانا، بوسیدہ، کریہہ اور داغدار و بدصورت نظریاتی لبادہ اتار کر ایک نیا جامہ زیب تن کر کے پھر سے ایک نئے انداز کی یلغار کرنا چاہتا ہے۔

افغانستان کے معرکۂ کارزار میں ذلیل ترین شکست اور ذلت آمیز پسپائی کے بعد روس نے نہ تو اسلام دشمنی سے توبہ کی نہ جنگ و قتال سے باز آیا نہ مقبوضہ مسلم ریاستوں میں اسلام کی کھلی اجازت دی اور نہ کوئی ایسا اقدام کیا جس سے دینی، مذہبی اور اسلامی اعتبار سے مسلمانوں کی آزادی یا استحکام کا کوئی نافع پہلو موجود ہو، بلکہ افغانستان میں ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے کے بعد روس نے وہاں جنگ بند کرنے کے بجائے پینترا بدلا اور اقدامی جنگی پوزیشن میں رہنے پر دفاعی جنگ کو ترجیح دی، روسی کمیونسٹوں کو مروانے کے بجائے افغانی کمیونسٹوں کو صفِ اوّل میں کھڑا کر دیا، روسی فوج کو افغانستان سے نکال کر افغانی تربیت یافتہ روسیوں کو واپس افغانستان بھیجدیا۔ اب بھی عملی طور پر کابل میں روس کی حکومت ہے اور روسی اسلحہ سے ہی کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ مجاہدین کا مقابلہ کر رہی ہے۔

سترہ اسلامی ریاستوں کو تاراج کر کے ان پر اپنی حکومت قائم کرنے، پانچ کروڑ مسلمانوں کا خون بہانے، مساجد کو نائٹ کلبوں اور مدارس کو اصطبل خانوں میں تبدیل کر دینے، علماء کے قتلِ عام، عورتوں کی عصمت دری اور لاکھوں مسلمانوں کو زندہ درگور کر دینے کے عالمی مجرم درندہ صفت روس سے موجودہ حالات میں بھی کسی خیر کی توقع عبث ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے کہ: اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔

گذشتہ ماہ امریکی صدر کا دورۂ روس، بش گورباچوف مذاکرات، اس سے قبل خلیجی جنگ میں امریکی پالیسی پر روسی حکومت کا صاد، اور اب روس کے حالیہ ڈرامائی معرکے میں امریکہ کے بش، برطانیہ کے جان میجر و مسز تھیچر، فرانس کے مسٹر متراں اور جرمنی کے چانسلر ہلیمٹ کوہل کا متفقہ طور پر گورباچوف کی معزولی پر غم و غصہ اور بحالی کی تحریک کی پرزور حمایت اور تمام مغربی قوتوں کا بیک آواز روسی صدر کی بازیافت کے لیے متحرک ہو جانا، صرف گورباچوف سے ہمدردی یا فقط جمہوریت کی خاطر مقصود نہ تھی، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ صدر گورباچوف روس کی سفید فام مسیحی آبادی کو کمیونزم کے دیو استبداد سے نجات دلا کر احیائے مسیحیت کے لیے کوشاں تھے، اور جہادِ افغانستان کی بدولت یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی تھی اور امریکی صدر بش نے اندرونِ خانہ ان کی اس پالیسی کو سراہا تھا کہ وسطِ ایشیا میں عنقریب احیاءِ اسلام کی لہر اٹھے گی۔ بلکہ روس نے افغانستان کے معرکۂ کارزار میں جس طرح شکست کھائی اور جہاد کی برکت سے روسی مقبوضہ مسلم ریاستوں میں جو طوفان اُٹھتے نظر آ رہے ہیں، اس کا نتیجہ ہے کہ امریکہ سمیت روسی حکمران بھی مستقبل میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوتے دیکھ رہے ہیں جس کا لاوا تمام مقبوضہ اسلامی ریاستوں میں پک چکا ہے وہاں کے مسلمانوں نے روسی بیلچے پھینک دیئے ہیں اور اب وہ کلاشنکوف اٹھائے ہوئے ہیں ——— کشمیر کا حالیہ جہادِ آزادی اور مسلمانوں کی عظیم قربانیاں بھی تو اسی کا ثمرہ ہیں ——— روسی حکمران یہ

سمجھنے لگے ہیں کہ انقلاب کا یہ سیلاب جب آگے بڑھے گا تو کمیونزم کی کچی اور ریت کی دیواریں اس کا راستہ نہیں روک سکیں گی۔ انہیں یہ یقین ہو گیا ہے کہ کمیونزم نظریاتی سطح پر کچھ زیادہ جذبات خیز، ولولہ انگیز اور اُمنگ دینے والا نظام ثابت نہ ہو سکا، الحاد پر مبنی ان کا اپنا نظام عقائد ایسا ذوقِ شہادت مہیا نہ کر سکا جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے، وہ اپنے کمیونسٹ نظام کے عقائد کے کھوکھلے پن، کمزوری اور فروتری کو سمجھ گئے ——

گورباچوف پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ کمیونزم نظریاتی سطح پر خون کو گرما دینے والی وابستگی کا جوش پیدا کرنے میں قطعاً ناکام ہے، مذہب کی نفی اور الحاد کی تہی سامانی سوویت عوام پر مسلط کرنا صریح حماقت ہے اور ایسے عقائد و نظریات کے حامل معاشرے اور ملحد و بے دین لشکر و سپاہ کے ساتھ دیندار اور خالص اسلامی جہاد کے علمبردار قوتوں بالخصوص افغان مجاہدین کے ساتھ ٹکراؤ حماقت در حماقت ہے۔

چنانچہ اُس نے فیصلہ کر لیا کہ اگر اسلامی جہاد کو روکنا ہے تو لازم ہے کہ مذہبی رُوح اور عیسائیت کے مذہبی حاسہ کو بیدار کیا جائے —— جبھی تو امریکی صدر، برطانوی وزیر اعظم، پاپائے رُوم اور دیگر متعدد مسیحی زعماء نے لاکھوں انجیلیں روسی زبان میں چھپوا کر روس کے تمام اطراف و اکناف میں گورباچوف کے زیر سایہ تقسیم کرائیں ورنہ گورباچوف کے جانے کا غم بش، تھیچر، جان میجر اور پاپائے روم کو کیوں ہوتا؟

ہماری دانست کے مطابق جس طرح روس میں کٹر کمیونسٹ حکومت روسی جمہوریاؤں اور افغانستان سمیت تمام عالم اسلام کے لیے شدید خطرہ ثابت ہو سکتی ہے اسی طرح مسٹر گورباچوف کا اقتدار بھی اگرچہ مزاجاً غیر کمیونسٹ معاشرے کی ترجیح ہے مگر اس سے مسیحیت کو مزید تقویت ملے گی، مجاہدین کے اسلامی جذبۂ جہاد کے مقابلہ میں مسیحیت کو ابھارا جائے گا۔ اس سے امریکہ کو شرق الاوسط میں مسلمانوں کی قوت توڑنے میں مزید آسانی ہو گی اور نیو ورلڈ آرڈر کی مزید پیش رفت کے امکانات روشن ہوتے چلے جائیں گے۔

ایسے حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ امریکی بُش اور روسی گورباچوف ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں، لہٰذا مسلمان جن کا خدا سب پر غالب ہے جس کی مدد صرف سچے مسلمانوں کے ساتھ ہے، وہ اگرچہ تھوڑے ہیں، ان پر اسلحہ کی پابندیاں ہیں مگر خداتعالیٰ کائنات کی ہر طاقت کو ان کے حق میں استعمال کرتا رہا ہے، اس لیے انہیں اپنے دشمن کو دشمن سمجھنا چاہیے۔ لہٰذا اگر وہ ان بڑے فریبیوں اور مکاروں کے چنگل سے دور رہے اور اپنے مؤقف اور جہاد پر ڈٹے رہے تو اب بھی خدا کی مدد و نصرت ان کے شاملِ حال ہو گی۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

عبدالقیوم حقانی